REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

جلد ۲۶ — شمارہ ۴۵

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائبین:- جاوید اقبال اختر، محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian PIN: 143516.

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۹۷ ھ — ۱۰ نبوت ۱۳۵۶ ہش — ۱۰ نومبر ۱۹۷۷ ء

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے تحریکِ جدید کے سال ۴۴ کا اعلان

قادیان ۶ نومبر۔ ربوہ سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ اکتوبر کو خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے چوالیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے احبابِ جماعت کو اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانی کی دعوت دی۔ اور بڑھ چڑھ کر اس مالی مجاہدہ میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔ ربوہ کے دفتر تحریکِ جدید میں حضور انور نے اپنی طرف سے اِس صدقۂ جاریہ میں ۳۷۰۰ روپے اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طرف سے ۴۲۲ روپے کا عطیہ نوٹ کروایا۔ اسی طرح ربوہ کے مقامی اور بیرونجات کے احباب دفتر میں اپنے اپنے وعدے لکھوا رہے ہیں، نقد ادائیگی کر رہے ہیں۔ احبابِ ہندوستان بھی اس عظیم مالی قربانی میں اپنا حصہ ڈالنے کے لئے نئے سال کے وعدوں اور نقد ادائیگی کے لئے دفتر تحریکِ جدید قادیان سے جلد رابطہ قائم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کی اس قربانی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین ❊

وفاتِ مسیح پر ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

از مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن

جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے جون ۱۹۷۸ء کے پہلے ہفتہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جس کا عنوان "DELIVERANCE OF JESUS FROM THE CROSS" ہوگا۔ اس موقعہ پر سہ روزہ مجالسِ مذاکرہ کے علاوہ اس موضوع سے متعلق کتب، رسائل، اخبارات اور سلائیڈوں کی نمائش بھی ہوگی۔ اور ریڈیو، ٹیلی وژن، اخبارات وغیرہ کے نمائندوں کیلئے پریس کانفرنس اور خصوصی انٹرویوز کا انتظام کیا جائے گا۔

اس کانفرنس کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی ہے کہ پچھلے چند سالوں میں بہت سے مستشرقین اور تاریخ دانوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی زندگی، صلیبی موت سے نجات، واقعۂ صلیب کے بعد مشرق کی طرف سفر اور کشمیر میں عیسائی آثار کی موجودگی پر تواتر سے کتابیں لکھی ہیں۔ اور اٹلی کے شہر ٹورین میں محفوظ کفن کی تاریخی حیثیت پر جدید ترین سائنسی ذرائع سے تحقیق کے نتائج سامنے آئے ہیں۔ اسی کفنِ مسیح پر تحقیق کے لئے حال ہی میں لنڈن میں عیسائیوں کی ایک بین الاقوامی کانفرنس بھی ہوئی ہے۔ اور آئندہ مئی ۱۹۷۸ء میں اس پارچہ کی نمائش اور مزید تحقیق پر مشتمل ایک کانگریس بھی ہو رہی ہے۔ ان حالات میں یہ امر متوقع تھا کہ ۱۹۷۸ء کا اوائل عیسائی دُنیا میں ان موضوعات کی نسبت سے خوب ہنگامہ آرا ہوگا۔

غیر مُسلم محققین میں سے کئی اب یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ کی وفات صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی۔ اور جس عرصہ انہیں مقبرہ میں رکھا گیا تھا۔ اس دوران فی الواقع وہ زندہ تھے۔ اور اس کے بعد انہوں نے جانبِ مشرق افغانستان کشمیر وغیرہ کا سفر اختیار فرمایا تھا۔

اس وقت کفن پر خصوصی توجہ اور عیسائی کانفرنسوں وغیرہ کے اثر سے یہ امکان غالب ہے کہ یہ نظریہ مزید مستحکم ہوگا۔ اور جلد ہی ایک مسلّم حقیقت کا درجہ اختیار کر لے گا۔

چونکہ حضرت مسیح علیہ السّلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے اور بعدہٗ رفع الی السّماء کے ابطال کا نظریہ (THESIS) سب سے پہلے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السّلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر مثبت شہادتوں اور قاطع دلیلوں کے ساتھ پیش فرمایا تھا۔ اس لئے ہم احمدیوں کے لئے کفنِ مسیحؑ کی شہادت، جدید تحقیقات اور اس مسئلہ میں غیروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ غیروں میں کم ہیں جو اس نظریہ کو تسلیم کرتے وقت اس "تاریخی حقیقت" کا ذکر بھی کریں کہ یہ انکشاف سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السّلام نے فرمایا تھا اور یہ کہ حضور کا یہ دعویٰ خدائی خبر پر مبنی تھا۔

اس لئے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے اس مسئلہ پر خصوصی زور دیتے ہوئے ایک تبلیغی مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے پہلے مرحلہ میں ڈیڑھ روزہ کانفرنس کے معاً بعد جون ۱۹۷۸ء کے پہلے ہفتہ کے دوران

AHMADIYYA CONFERENCE
ON
THE DELIVERENCE OF JESUS
FROM THE CROSS.

برپا کی جائے گی۔ اور اس موقع پر یہ تحدّی وسیع پیمانہ پر نشر کی جائے گی کہ اس نظریہ کے بانی مبانی حضرت مسیح موعود علیہ السّلام ہیں اور حضور کی پیش کردہ شہادتوں کے بعد جس قدر موافق تحقیق اس میدان میں دستیاب ہے اسے یکجا کر کے جماعت کی طرف سے اس کی نمائش اور اشاعت کی جائے۔ اِس غرض کے لئے اس کانفرنس کے موقع پر

۱۔ اس موضوع سے متعلق عناوین پر مقالے پڑھے جائیں گے۔

۲۔ اس موضوع پر جس قدر کتب اور حوالے مہیا ہو سکیں ان کی نمائش کی جائے گی۔ اور ایک SELECT BIBLIOGRAPHY شائع کی جائے گی۔

۳۔ جماعت کا اپنا پیدا کردہ لٹریچر "مسیح ہندوستان میں" سے لے کر آج تک جو شائع ہوا ہے ان میں سے منتخب کتب دوبارہ چھپوا کر تقسیم اور فروخت کے لئے موجود کیا جائے گا۔

۴۔ مستشرقین، عیسائی پادریوں اور اہلِ علم کو دعوت دی جائے گی کہ وہ اس موضوع پر تبادلہ خیال کریں۔

۵۔ کانفرنس کی جُملہ کارروائی اور اس کے متعلق اخباری آراء، تبصرے، ریڈیو اور ٹیلی وژن کے بیانات، فلم وغیرہ کو مرتب کر کے کثرت سے اشاعت کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

۶۔ مکرم و محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی ہے۔ یہ کتاب عنقریب شائع ہوگی۔ انشاء اللہ!!

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ کی منتخب کمیٹی نے جب یہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری اور رہنمائی

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۶ ہش / ۱۹۷۷ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا! اِن شاء اللہ۔

احباب اس رُوحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرما دیں۔ جن احباب کے پاسپورٹ ہوں ان کے لئے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد جلسہ سالانہ ربوہ کے رُوحانی اجتماع میں بھی شامل ہونے کا بہترین موقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ احباب کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ❊ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان (پن ۱۴۳۵۱۶) سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ❊

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ر نبوت ۱۳۵۶ ہش

قادیان میں
جماعت احمدیہ کا ۸۶واں سالانہ جلسہ
بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ر دسمبر ۱۹۷۷ء

نظارت دعوت وتبلیغ کے اعلان سے احباب جماعت کو علم ہو گیا ہوگا کہ امسال قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اُدھر اخبار الفضل میں ربوہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخوں کا بھی اعلان ہو گیا ہے۔ کہ ۲۶ر ۲۷ر ۲۸ر دسمبر کو ربوہ میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ہوگا۔ اس لئے احباب دُعا فرماتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کے ہر دو مراکز میں منعقد ہونے والے ان الٰہی سالانہ جلسوں کو بابرکت بنائے۔ ہر قسم کی سہولیات حاصل ہوں۔ تمام روکیں دور ہوں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب جماعت کو ان میں شرکت کی توفیق ملے۔ اور جو روحانی فوائد ان جلسوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان سے احباب جماعت کو وافر حصّہ عطا کرے۔ اور تمام دُوسرے دوستوں کو بھی جو محض ربّانی باتوں کے سُننے کے لئے ان جلسوں میں شرکت کریں، سب کو اللہ تعالیٰ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور ان کے دلوں کو صداقت کے لئے کھول دے۔ ان کے اس سفر کو ہر طرح باعثِ برکت بنائے۔

مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مبارک جلسہ کے انعقاد کا ۱۸۹۱ء میں آغاز فرمایا۔ اس پہلے سالانہ جلسہ میں جو قادیان کی مبارک بستی میں منعقد ہوا کل ۷۵ مخلصین نے شرکت کی۔ اس کے بعد ہر سال ہی جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی۔ جو اس الٰہی جلسہ کی کامیابی کی دلیل ہونے کے ساتھ ہی ساتھ جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کا بھی ایک ناقابل تردید ثبوت بلکہ نشانِ آسمانی ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم کے بیان کے مطابق رُوحانی جماعتوں کی تدریجی ترقی بھی ان کی صداقت پر بہت بڑی دلیل ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ ایسی ترقی شدید مخالفتوں اور طرح طرح کے معاندانہ منصوبوں کے طوفانوں میں سے گزر کر حاصل ہو رہی ہو۔

پہلے سالانہ جلسہ کے بعد ابھی دُوسرا سالانہ جلسہ ہونے والا ہی تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتاریخ ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء ایک خصوصی اشتہار کے ذریعہ احباب جماعت پر اس جلسہ کی ضرورت و اہمیت واضح کرتے ہوئے اس میں حتی الامکان شریک ہونے کی تحریک فرمائی۔ آپ نے تحریر فرمایا :-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدرِ ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پروا نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔"

"اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بُنیاد ہے۔ اس کی بُنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

اسی اشتہار میں آگے چل کر حضور علیہ السلام نے اس بابرکت جلسہ کے اغراض و مقاصد پر بھی بڑے ہی جامع الفاظ میں روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے :-

"(۱) اس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے۔ اور ان کے معلومات دینی وسیع ہوں۔ اور معرفت ترقی پذیر ہو۔

(۲) صرف طلبِ علم اور مشورہ امدادِ اسلام اور ملاقاتِ اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا گیا ہے۔

(۳) اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔

(۴) ماسوا اس کے اس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

اس کے بعد پورے التزام سے اس جلسہ کا سال بسال انعقاد اور ان سے حاصل شدہ فوائد جلسہ کی افادیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ۸۶ سال بیت گئے جن نے بھی اس جلسہ میں صحتِ نیت سے شرکت کی اسی نے اس کو غیر معمولی برکات کا حامل پایا اور مرکز سلسلہ میں حاضر ہو کر وہ کچھ حاصل کر لیا، جو اس میں حاضر نہ ہو سکنے والے پا نہ سکے۔ خدا کے فضل و کرم سے اب تو جماعت کی تیسری نسل اس کے فوائد و برکات سے بہرہ ور ہونے کا موقع پا رہی ہے۔ پہلے تو وہ اپنے باپ دادوں کی زبانی سُنتے رہے۔ مرکز سلسلہ میں آکر چند روز قیام کرنے اور خالص رُوحانی ماحول میں اپنے اوقات گزارنے میں جو رُوحانی لذت و سرور حاصل ہوتا ہے وہ ناقابل بیان ہے اور اب اس کا خود انہیں بھی عملی تجربہ کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جن خاندانوں نے اپنے یہاں اس بات کا التزام کر رکھا ہے کہ وہ مرکز سلسلہ میں عام دنوں میں نہیں تو کم از کم جلسہ سالانہ کے دنوں میں خود بھی اور اپنے اہل و عیال اور لواحقین کو شرکت کے لئے ساتھ لاتے ہیں۔ اُن کا خاندان زیادہ دیندار، حق کی معرفت رکھنے والا اور بیرونی دُنیا کے مادّی ماحول کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرنے والا بن گیا ہے۔ اور جن کسی نے اس بارہ میں سُستی کی اور تساہل سے کام لیا، وقتی حرجوں کو زیادہ اہمیت دی، اس کی اولادیں دینی پہلو سے اپنے خاندانی اعلیٰ معیار کو برقرار نہ رکھ سکیں۔ اگرچہ ایسے خاندانوں کی تعداد بہت ہی تھوڑی ہے۔ اور ان کے مقابلہ میں اپنے اخلاص اور محبت میں زیادہ فدائیت کا نمونہ دکھانے والوں کی تعداد بفضل اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ہے۔ پھر بھی جو اقل تعداد ایسے افراد کی ہے ان کا فرض ہے کہ اپنی اس خامی پر قابو پائیں۔ اور وہ عظیم نعمت جو اُن کے گھروں میں احمدیت کی شکل میں موجود تھی اس کو بڑھانے کی کوشش کریں۔

اسی طرح اس بات کی بھی زیادہ تشریح و تفصیل کرنے کی ضرورت نہیں کہ مرکز سلسلہ میں منعقد ہونے والے جماعت کے یہ سالانہ جلسے فی الواقع عام جلسوں اور دنیوی اجتماعات کی طرح ہرگز نہیں۔ جس شخص کو ان جلسوں میں شرکت کی سعادت ملی ہے وہ ذاتی طور پر اس بات کا تجربہ رکھتا ہے کہ یہ خالص رُوحانی جلسے ہوتے ہیں۔ ان میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہوتی ہیں۔ جلسہ کے تقریری پروگرام میں ایسے موضوعات پر مقررین روشنی ڈالتے ہیں جو عصرِ حاضر کی روحانی ضرورت کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ وہ شخص جو اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنے اپنے شہر، قصبہ اور گاؤں میں عجیب و غریب دنیوی ماحول میں رہتا ہے۔ اس کا تقاضا ہوتا ہے کہ کچھ وقت نکال کر محض ربّانی باتیں سُننے اور ایسے ماحول میں چند روز گزارنے کے لئے حاضر ہو۔ جو اسے منقطع الی اللہ بنانے میں مدد دے۔ اس کی رُوح کی جلا کا سامان کرے۔ آخرت کی یاد تازہ کرے اور لقاءِ ربّانی کا ذوق بخشے۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قادیان کا مرکز ہو یا ربوہ کا جس کسی کو بھی وہاں جانے کا موقع ملا اور اس نے ایامِ جلسہ میں ایسا ہی ماحول پایا اس موقع پر کسی بھی لغو کھیل تماشے کا پروگرام نہیں ہوتا۔ بلکہ متضرعانہ دُعاؤں، ذکرِ الٰہی، نوافل کی ادائیگی، فرض نمازوں کا التزام تہجد گزاری، قرآن و حدیث کے درس۔ یہ ہیں ایامِ جلسہ کے معمولات کے موٹے موٹے عنوانات، جن پر ہر شریکِ جلسہ انفرادی و اجتماعی طور پر (جیسی بھی ضرورت ہو) حصّہ لیتا ہے۔ اور اپنی روح کی تازگی کے سامان کرتا ہے۔

جہاں تک جلسہ سالانہ کے تین روز کے لئے تقریری پروگرام کا تعلق ہے اس کے عنوانات پہلے ہی مقرر کر کے شائع کر دیئے جاتے ہیں۔ الحاد اور بے دینی۔ خدا فراموشی بلکہ خدا بیزاری کے اس پُر آشوب زمانہ میں خالص دینی ماحول کا میسّر آجانا ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ دُنیا دار لوگ سیر تماشا کے لئے اپنے وطنوں سے دُور بہت سا مال و دولت خرچ کر کے جاتے ہیں۔ لیکن قادیان میں الٰہی جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والا محض خدا کی رضا اور اس کی معرفت کو بڑھانے کے لئے آتا ہے۔ اس کا سارا وقت جو گھر سے نکلنے اور پھر واپس پہنچنے تک، اس کے اعمال میں نیکی کے خانہ میں لکھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس رنگ کے سفر کرنے والے کی نیت جب خدا طلبی اور آخرت کوشی ہے تو بموجب حدیث نبوی "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ"

(آگے دیکھئے صلا پر)

خطبہ عید الفطر

ہماری زندگی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ہم اپنے ربّ کریم کا خوف بھی رکھتے ہیں اور اس سے رجا یعنی اُمید بھی رکھتے ہیں

ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایک لحظہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ٹوٹ جانا انسان کی یقینی اور کامل ہلاکت کا باعث بن جاتا ہے

ہم اُمید رکھتے ہیں کہ رمضان کی عبادات اور دُعاؤں کے نتیجہ میں یہ عید بھی ہمارے لئے حقیقی لحاظ سے خوشی کا دن ہے

اللہ تعالیٰ مقبول تدابیر اور دُعاؤں کے نتیجہ میں ہمیں اپنے مقصد یعنی لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے میں ضرور کامیاب کریگا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۶ تبوک ۱۳۵۶ ہش مطابق ۱۶ ستمبر ۱۹۷۷ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا :۔

وہ سب دوست، بھائی اور بہنیں جو اس وقت اس مسجد میں جمع ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے عید مبارک کرے اور وہ احمدی بھائی اور بہنیں جو دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے لئے بھی اس عید کو مبارک کرے اور نوع انسانی کے لئے بھی ایسے حالات پیدا کردے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی

حقیقی خوشیوں کے سامان

پیدا ہونے لگیں۔

ہم جو احمدی مسلمان ہیں، ہماری زندگی کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ہم اپنے ربِ کریم کا خوف بھی رکھتے ہیں اور اس سے رجا یعنی امید بھی رکھتے ہیں۔ خوف کے یہ معنی نہیں کہ جس طرح کوئی شیر سے ڈر جائے یا کوئی سانپ سے ڈر جائے یا زلزلہ آئے تو دل میں ڈر پیدا ہو جائے۔ اس معنی میں ہم خدا تعالیٰ کے متعلق خوف کا لفظ استعمال نہیں کرتے۔ ہم اپنے محبوب آقا، اپنے مولا اور اپنے ربّ کریم کے بارہ میں خوف کا لفظ اس معنی میں استعمال کرتے ہیں کہ کہیں ہماری اپنی غفلت یا کسی گناہ کے نتیجہ میں وہ ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ خدا کرے کہ سب خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے ہمیشہ محفوظ رہنے کی اسی کی رحمت سے توفیق پائیں۔

دوسرا پہلو رجا ہے۔ ہمارا اپنے پیدا کرنے والے ربّ کے ساتھ تعلق اُمید کے ساتھ وابستہ ہے۔ امید کی بنیاد پر قائم ہے۔ ہم خدا تعالیٰ سے کامل امیدیں رکھتے ہیں اور اس پر کامل توکل رکھتے ہیں چنانچہ قرآن کریم میں اُمید دلانے والے بہت سے اعلان بھی کئے گئے ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور یہ کہ رَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ اور یہ بھی کہ اگر تم اپنے دین پر استقامت سے قائم رہو گے تو تمہارے لئے

خدا تعالیٰ کے فرشتے

بشارتیں لے کر آسمانوں سے اُتریں گے۔ پس ان وعدوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے ہم اپنے ربّ رحیم سے اُمید، رجا اور توکل رکھتے ہیں اور ہم اسی سے یہ امید رکھتے ہیں کہ جو رمضان ابھی گذرا ہے اس میں ہمیں جس قدر بھی تھوڑی بہت دعائیں کرنے اور عبادات بجالانے کی توفیق ملی ہے خدا تعالیٰ ازدیادِ محبت سے ان چند گالوں کو قبول کرے اور وہ اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیں اس دنیا میں بھی داخل کرے اور اس دنیا (آخرت) میں بھی ہمیں جنتوں کا وارث بنائے۔

ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ اگر ایک لحظہ کے لئے اپنے ربّ سے تعلق کو توڑ لے تو اس کی یہ لغزش اس کے لئے یقینی اور کامل ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے اور ہم اس یقین پر بھی قائم ہیں کہ جب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق پیار کا اور فدائیت کا اور جاں نثاری کا قائم رہے گا اور جب تک ہم اس کی ذات اور صفات کی کامل معرفت رکھیں گے اور

کامل یقین کے ساتھ

اُس کی کامل قدرتوں پر ایمان لائیں گے تو وہ اپنی قدرتوں کے نظارے ہماری زندگی میں ہمیں دکھلاتا رہے گا۔ پس ہم امید رکھتے ہیں کہ رمضان میں جو بھی تھوڑا بہت خدا کے حضور پیش کیا گیا، اس کے نتیجہ میں یہ عید ہمارے لئے واقع میں اور حقیقی معنی میں دین و دنیا کے لحاظ سے خوشی کا دن ہے۔ ہماری دعا بھی ہے اور ہمیں امید بھی ہے کہ ایسا ہی ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اتنا فضل کرنے والا ہے اور اتنی رحمتیں نازل کرنے والا ہے کہ ہماری زبان تو کیا اگر ہمارے جسم کا ذرہ ذرہ بھی خدا کا شکر اور حمد کرنے لگ جائے تب بھی ہم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ جب ہم اپنی کمزوریوں اور اپنی کوتاہیوں اور اپنے نقائص کی طرف دیکھتے ہیں تو ہم کانپ اٹھتے ہیں لیکن جب ہم اپنے پیار کرنے والے ربّ کے سلوک پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ہمارے حوصلے بلند ہو جاتے ہیں اور ہم اس یقین پر قائم ہو جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے سپرد جو عظیم کام کیا ہے یعنی بنی نوع انسان کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے کا کام، اس مقصد میں ہماری حقیر کوششیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نتیجہ میں کامیاب ہوں گی اور نوع انسانی اس زمانہ میں جو

مہدی علیہ السلام کا زمانہ

ہے یعنی وہ مہدی جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند ہیں اور جن کا زمانہ ایک ہزار سال پر ممتد ہے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ مہدی علیہ السلام کی جماعت کو توفیق دے گا کہ وہ خدا کی راہ میں مقبول تدابیر اختیار کریں اور مقبول مجاہدے بجالائیں اور مقبول دعاؤں کی توفیق پائیں یہاں تک کہ اُن کے سپرد جو کام ہوا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اس میں کامیابی عطا کرے گا۔ تب نوع انسانی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی اور انسان اپنی ترقی اور ارتقاء کے لحاظ سے اپنے عروج کو پہنچ جائے گا اور ساتویں آسمان کو چھونے لگے گا۔ اس کے بعد صدیاں ایسی گزریں گی جب سارے انسانوں کی باہمی کوشش اور تدبیر یہ ہوگی کہ وہ اس بلند اور ارفع مقام پر ٹھہرے رہیں اور نیچے کی طرف، تنزّل کی طرف نہ جائیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں ہیں اور آپؐ کے رُوحانی فیض کے نتیجہ میں مہدی علیہ السلام کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ یہ آخری ہزار سال جو مہدی کا زمانہ ہے، یہ نیکی اور تقویٰ اور صلاحیت اور رُوحانی طور پہ

ترقیات کا زمانہ

ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ کو نسلاً بعد نسلٍ خدا تعالیٰ کی راہ میں وہ سب کچھ پیش کر دینا چاہیئے جو وہ ہم سے مانگتا ہے اور وہ سب کچھ حاصل کر لینا چاہیئے جو وہ ہمیں دے رہا ہے یعنی وہ انعامات کہ جن سے بڑھ کر کوئی چیز ہمارے تصوّر میں نہیں آسکتی اور خود وہ نعماء جو ہمارے تصوّر میں نہیں آسکتیں جو آخرت میں ملنے والی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے پیار کا تو ایک بول ایسا ہے کہ ہر دو جہان اس پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ پس وہ خدا جو ہر وقت اپنی رحمتوں سے ہمیں نوازنے والا ہے اس کا کس مُنہ سے ہم شکریہ ادا کریں۔ لیکن جتنا شکر ادا کر سکتے ہیں خدا کرے کہ اتنا شکر ادا کرنے کی ہمیں توفیق ملتی رہے۔

اب ہم دُعا کر لیتے ہیں۔ عید کے لحاظ سے ایک نیا دَور شروع ہو گیا اگلی چھوٹی عید تک۔ یہ زمانہ جو چاند کے لحاظ سے بارہ مہینہ کا زمانہ ہے اس میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کی زیادہ سے زیادہ رحمتوں کے وارث ہوں اور

شاہراہِ غلبۂ اسلام

پر ہمارا قدم آگے سے آگے بڑھنے والا ہو تا کہ خدا تعالیٰ کے جلال کے جلوؤں اور اس کے جمال کی چمکاروں کو دُنیا دیکھے اور لوگ اپنے پیار کرنے والے رب کے حُسن و احسان سے گھائل ہو کر خدا کے عشق میں مست ہو جائیں اور حقیقی خوشی حاصل کرنے والے بن جائیں۔

اخبارِ قادیان

ہ ـ مؤرخہ ۲۸/۱۰ کو عزیزہ، عزیزہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب ناصر درویش، پاسپورٹ اور ویزہ کے کاغذات مکمل ہونے کے بعد دہلی سے بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک کے لئے روانہ ہو گئیں۔ ان کا رخصتانہ مکرم ڈاکٹر سیّد جعفر علی صاحب متوطن حیدر آباد جو امریکہ میں مقیم ہیں، کے ساتھ ہو چکا ہے۔

ہ ـ مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ بنت مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت درویش جو گزشتہ دنوں اپنے والد صاحب سے ملاقات اور مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے اپنے بیٹے کے ہمراہ ربوہ سے قادیان آئی تھیں، مؤرخہ ۲/۱۱ کو واپس چلی گئیں۔

ہ ـ مکرم عبد المنان صاحب آف مارشس مؤرخہ ۵/۱۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مؤرخہ ۶/۱۱ کو واپس تشریف لے گئے۔

درخواست دُعا

مکرم عبد القدوس صاحب آف بنگال ۱۰/- روپے شادی فنڈ میں ادا کرتے ہوئے اپنے بچوں کی کامل شفایابی کے لئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے بچوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: رفیق احمد ناصر۔ منتظم مدرسہ احمدیہ قادیان

خلاصہ خطبہ جمعہ

ربوہ ۲۱ اخاء (۲۱ اکتوبر) آج بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ جمعہ میں حضور نے پہلے تو فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام اب قریب آتے جا رہے ہیں اس موقع پر کئی کام تو ربوہ کے دوستوں نے کرنے ہوتے ہیں اور کئی کام ایسے ہوتے ہیں جو یہاں والوں نے بھی اور باہر کے احباب نے بھی کرنے ہوتے ہیں مثلاً مہمانوں کی رہائش کے لئے اب تو مہمان خانے بنائے جا رہے ہیں، ان کے اخراجات ہم سب نے مل کر پورے کرنے ہیں ہر سال آنے والے مہمانوں کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے یوں تو ہر بار ہمیں انتظامات میں اضافہ کرنا پڑتا ہے لیکن ہمارے تعلیمی اداروں کے قومیائے جانے کے بعد متعلقہ افسران نے نہ جانے اپنی کس مصلحت کے تحت ان اداروں کی عمارتیں چونکہ مہمانوں کے قیام کے لئے دینے سے انکار کر دیا ہے اس لئے جگہ کی تنگی اور شدید ہو گئی ہے چنانچہ جماعت نئے مہمان خانے بنا رہی ہے جن میں سے کچھ بن چکے ہیں اور کچھ زیر تعمیر ہیں۔ مجھے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے اس سلسلہ میں احمدی مستورات کو توجہ دلانے کے لئے کہا گیا ہے۔ جو مہمان خانے لجنہ تیار کرا رہی ہے، ان کے اخراجات قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے پہلے سے بہت بڑھ گئے ہیں اس لئے انہیں مکمل کرنے میں دقّت محسوس ہو رہی ہے۔ اس لئے میں احمدی مستورات کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ ان کے اخراجات کو پورا کریں تاکہ وہ جلسہ سے پہلے مکمل ہو جائیں اور ہماری بہنوں کو سہولت رہے۔ ویسے مجھے علم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک احمدی کے دل میں بڑی وسعت دی ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے گزشتہ سال جب مقامی احباب کو مہمانوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرانے کی تحریک کی تو انہوں نے بڑے شوق سے اس تحریک میں حصہ لیا اور ہمیں مہمانوں کے قیام کے انتظامات میں کوئی خاص دقّت محسوس نہیں ہوئی۔

اس کے بعد حضور نے اس سلسلہ مضمون پر روشنی ڈالی جس پر حضور اس سے قبل دو خطبات دے چکے ہیں۔ آج حضور نے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود لامتناہی اور ناپیدا کنار صفات پر مختصر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح اس کی صفات بھی بے مثل و مانند ہیں۔ اس کی صفات کی دو قسمیں ہیں (۱) تنزیہی صفات جن کا تعلق اس کے ان جلوؤں سے ہے جن کا مخلوق کے ساتھ تعلق نہیں ہے (۲) تشبیہی صفات جن کا رنگ اختیار کرنے کی انسان کو ہدایت دی گئی ہے۔ مثلاً انسان دیکھتا ہے اور سنتا بھی ہے لیکن وہ خدا کی مثل و مانند نہیں بن سکتا کیونکہ اس کا دیکھنا اور سننا محدود ہے اور وہ اس کے لئے بعض چیزوں کا محتاج ہے مثلاً روشنی اور ہوا کا وہ محتاج ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ میں یہ صفات ذاتی طور پر اور بغیر کسی کے توسط کے غیر محدود رنگ میں پائی جاتی ہیں۔

حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی الوہیت اس کی غیر محدود قدرت سے والستہ ہے جس کو کسی حد کے اندر نہیں گھیرا جا سکتا۔ وہ ازلی ابدی ہے اور اس کی تمام صفات تمام ارضی و سماوی مخلوق پر مؤثر ہیں۔ انہی آثار الصفات کا نام سنّت اللہ یا قانونِ قدرت ہے۔ ایک طرف تو اس کی صفات کے تمام جلوے غیر محدود رنگ میں ساری مخلوق پر اثر انداز ہیں اور دوسری طرف اس نے ہر چیز میں یہ خاصیت رکھ دی ہے کہ وہ اس کی غیر محدود قدرتوں سے اثر پذیر ہوتی ہے۔ اور اس سے پھر عقلاً یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اس کی پیدا کردہ چیزوں کی خاصیتیں بھی کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ گویا خواص الاشیاء بھی غیر محدود ہیں، اور بڑا ہی نادان وہ شخص ہے جو یہ کہے کہ آثار الصفات کو انسانی عقل یا تجربے سے باندھا اور محدود کیا جا سکتا ہے۔ حضور نے خشخاش کے دانے کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی غیر محدود قدرتوں سے اس کے اندر ایسی لامتناہی خاصیتیں رکھ دی ہیں جنہیں انسان اپنے مشاہدہ یا تجربہ تک محدود نہیں کر سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اس خدا پر ایمان رکھتے ہیں جس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں وہ ہر چیز کا مالکِ مطلق ہے اور اس کے مقابلہ میں ہمارے تمام حقوق باطل ہو جاتے ہیں اور ہمارا اپنا کچھ بھی نہیں رہتا۔ اس سلسلے میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ایمان افروز حوالہ پڑھ کر سنایا اور آخر میں فرمایا ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی عرفان حاصل ہو جائے۔ تاکہ ہم عاجزانہ راہوں کو اختیار کر کے اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ آمین۔

"اَلطَّرِیْقَۃُ النَّقِیَّۃُ الْاَحْمَدِیَّۃُ"

—— (المرقاۃ شرح المشکوۃ)

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

ایک مدعی ماموریت من اللہ کی صداقت کو پہچاننے اور پرکھنے کے لئے قرآن کریم نے جو ذرائع اور معیار بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک اس مدعی سے قبل آئے ہوئے انبیاء و مرسلین اور سابقہ کتب کی شہادت اور ان کی پیشگوئیاں ہیں۔

جیسا کہ خدا نے سیدنا حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے متعلق قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے

اَلرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ

(الاعراف آیت ۱۵۸)

یہ رسول اور نبی (جو) اُمّی (بھی) ہیں ان کا ذکر توراۃ اور انجیل میں لکھا ہوا اُن کے پاس موجود ہے۔

چنانچہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق نہایت واضح رنگ میں بہت ساری پیشگوئیاں موجودہ بائبل اور ہندو وید گرنتھوں میں اور اسی طرح دیگر سابقہ مذہبی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔

گویا کہ ایک مامور من اللہ کی صداقت کو پہچاننے کے لئے یہ معیار اور ذریعہ بہت ہی مفید ہے۔ جب ہم قرآن مجید کے بیان فرمودہ اس معیار کے مطابق اس زمانہ کے مدعی مامور من اللہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو پرکھینگے تو آپ کے برحق ہونے کے بے شمار دلائل اور براہین ہمیں مل سکیں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے متعلق بے شمار علامتوں کو چھوڑ کر اس مضمون میں صرف سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ چند ضروری علامات متلاشیان حق کی خاطر درج ذیل کی جاتی ہیں۔ حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا نام خاندان مقام بعثت۔ زمانہ۔ زمینی و آسمانی علامات اور نیز آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت کا نام تک بتا کر آپ کا مکمل ایڈریس (Address) اپنی اُمت کے سامنے رکھا ہے۔ اس قدر واضح علامتیں کسی بھی مامور و مرسل من اللہ کے بارے میں کسی بھی سابقہ نبی یا کتاب نے پیش نہیں کی تھیں اب حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں حضرت رسول کریم صلعم کے ذریعہ بیان فرمودہ ایڈریس ذیل میں درج ہے۔

زمانہ :-

عَنْ حُذَیْفَۃَ ابْنِ یَمَانٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَضَتْ اَلْفٌ وَّ مِائَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ سَنَۃً یَبْعَثُ اللّٰہُ الْمَہْدِیَّ

یعنی :- ۱۲۴۰ھ سال گذر جانے کے بعد اللہ تعالےٰ امام مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

(النجم الثاقب جلد ۲ ص ۲۰۹)

مُلک کا نام :-

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا مقام ہندوستان ہو گا۔

عِصَابَۃٌ تَغْزُو الْہِنْدَ وَھِیَ مَعَ الْمَہْدِیِّ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ

احمد نام کے امام مہدی کے ساتھ ہندوستان میں ایک ایسی جماعت ہو گی جو جہاد کریگی یعنی تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دے گی۔

(النجم الثاقب جلد ۲ ص ۴۲-۴۱)

علاقہ کا نام :-

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں :-

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّہْرِ یُقَالُ لَہٗ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ

(مشکوٰۃ باب اشراط الساعۃ ص ۴۷۱)

یعنی : ایک شخص دعویٰ امامت فرمائے گا جو ایک نہر کے پرے سے خروج کرے گا۔ اور وہ زمیندار کہلائے گا۔

اسی طرح اس شخص کی خروج کی بستی کا نام بھی واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ

گاؤں کا نام :-

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الْمَہْدِیُّ مِنْ قَرْیَۃٍ یُّقَالُ لَہَا کَدْعَۃُ وَیُصَدِّقُہُ اللّٰہُ

(بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۹)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہو گا۔

ان واضح پیشگوئیوں میں حضرت امام مہدی کا مقام ہندوستان میں ایک نہر کے ماوراء بمقام کدعہ بتایا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام ہندوستان میں دریائے راوی اور بیاس کے درمیان قادیان (کدعہ کی بگڑی ہوئی صورت) میں مبعوث ہوئے۔

خاندان :-

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خاندان اور حسب و نسب کے بارے میں بیان کرتے ہوئے حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :-

لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِّنْ ھٰٓؤُلَآءِ

جب ایمان ثریا تک پہنچ جائے گا (مسلمانوں کے دلوں سے ایمان اُٹھ جائے گا) تو ان کے خاندان (فارسی الاصل میں سے) ایک یا چند اشخاص ظاہر ہو کر اس (ایمان) کو لے آئے گا۔ اور دنیا میں دوبارہ ایمان قائم فرمائیں گے

(بخاری جلد ۳ صفحہ ۱۳۱)

چنانچہ سیدنا حضرت امام مہدی علیہ السلام کا حسب و نسب اور خاندان فارسی الاصل ہے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو حضرت امام مہدی علیہ السلام کے شدید مخالفوں میں سے تھے اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"مؤلف براہین احمدیہ قریشی نہیں فارسی الاصل ہیں"

(اشاعۃ السنۃ جلد ۴ صفحہ ۱۹۳)

نام :-

حضرت امام مہدی کے نام کے متعلق یہ روایت ہے :-

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ الْمَہْدِیَّ قَالَ اِسْمُہٗ اَحْمَدُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو امام مہدی کا نام احمد بتاتے ہوئے سنا ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۷۴)

حُلیہ :-

حضرت رسول کریم صلعم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت امام مہدی کے الگ الگ حلیے بیان فرمائے ہیں۔

چنانچہ آپ نے معراج کی رات آنے والے مسیح کو دیکھا تو ان کا حلیہ یوں بیان فرمایا ہے :-

وَاَرَانِی اللَّیْلَۃَ عِنْدَ الْکَعْبَۃِ فِی الْمَنَامِ فَاِذَا رَجُلٌ اٰدَمُ کَاَحْسَنِ مَا یُرٰی مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ لِمَّتُہٗ بَیْنَ مَنْکِبَیْہِ رَجِلُ الشَّعْرِ

(بخاری جلد ۲ ص ۱۷۰)

یعنی میں نے کعبہ کے پاس اپنے آپ کو نیند میں دیکھا کہ وہاں ایک شخص گندم گوں تھا سب سے خوبصورت اور کھلے بالوں والا تھا۔

اور حضرت مسیح ناصری کو دیکھا تو اُن کا حلیہ یوں بیان فرمایا۔

فَاَمَّا عِیْسٰی فَاَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِیْضُ الصَّدْرِ

(بخاری)

حضرت عیسیٰ سرخ رنگ گھنگرالے بال اور چوڑے سینے والے تھے گویا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح موعود کا حلیہ بھی واضح رنگ میں بیان فرمایا جو اسرائیلی مسیح سے بالکل جداگانہ تھا

ایک آسمانی علامت :-

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی علامت کے طور پر آسمان پر ایک دمدار ستارے کا نمودار ہونا بتایا گیا تھا۔

چنانچہ فرماتے ہیں :-

"یَطْلُعُ مِنَ الْمَشْرِقِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْمَہْدِیِّ نَجْمٌ لَہٗ ذَنَبٌ" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۰۸)

ظہورِ مہدی سے قبل ایک دمدار ستارہ مشرق سے طلوع ہوگا۔ اسی طرح کی ایک روایت بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۷۱ میں بھی مذکور ہے۔ اس عظیم الشان علامت کے مطابق جولائی ۱۸۸۲ء سے چھ ماہ تک صبح صادق کے وقت مشرقی جانب گوشہ جنوب میں دنیا کے مختلف اطراف میں ایک عظیم الشان دمدار ستارہ طلوع ہوتا رہا۔

ایک اور عظیم الشان علامت:۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ایک عظیم الشان علامت کے طور پر حضرت رسولِ کریم صلعم یوں فرماتے ہیں:۔

اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔

(دارِ قطنی جلد اوّل ص ۱۸۸)

یعنی:۔ ہمارے مہدی کے دو عظیم الشان نشان ہیں جو زمین و آسمان کی پیدائش سے اب تک ظاہر نہیں ہوئے چاند کو رمضان میں گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی رات (یعنی ۱۳ ویں رات کو) گرہن لگے گا۔ اور اسی مہینہ میں سورج کو گرہن لگنے کے درمیانی دن (۲۸ ویں دن) کو گرہن لگے گا۔ اور ایسا جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں کسی مدعی ماموریت من اللہ کے وقت میں نہیں ہوا چنانچہ اس عظیم پیشگوئی کے مطابق رمضان ۱۳۱۱ھ بمطابق ۱۸۹۴ء وقتِ مقررہ پہ سورج اور چاند کو گرہن لگا۔

چنانچہ ان عظیم الشان علامتوں کو اپنی صداقت کے لئے روشن برہان قرار دیتے ہوئے حضرت امام مہدی علیہ السلام اپنے ایک عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں:۔ ؎

يَا اَيُّهَا الْعَادُوْنَ فِيْ جُهَلَاتِهِمْ
تُوْبُوْا مِنَ الْاِفْسَادِ وَالطُّغْيَانِ
وَالْقَمَرُ يَهْدِيْكُمْ اِلٰى نُوْرِ الْهُدٰى
وَالشَّمْسُ تَدْعُوْكُمْ اِلَى الْاِيْمَانِ
شَهِدَتْ لِيْ شَمْسُ السَّمَاءِ وَمِثْلُهَا
قَمَرٌ فَهَلْ تَاْبُوْنَ بَعْدَ عِيَانٍ

یعنی:۔ جہالت کی وجہ سے میری دشمنی کرنے والے لوگو! تم فسادوں اور بغاوتوں سے توبہ کرو نورِ ہدایت کی طرف قمرِ تاباں تمہیں رہنمائی کرتا ہے۔ اور اسی طرح ایمان کی طرف سورج بھی تمہیں راہنمائی کرتا ہے سورج اور چاند دونوں میری صداقت کی گواہی دیتے ہیں۔ (افسوس کہ) پھر بھی ان واضح اور عیاں شہادتوں کے بعد یہ لوگ شک و شبہ میں گرفتار ہیں۔

نیز فرماتے ہیں:۔ ؎

آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

جماعت کا نام:۔

حضرت رسولِ کریم صلعم نے آخری زمانہ میں اپنی امت کی انتشاری (اختلافی) کیفیت کے متعلق یوں پیشگوئی فرمائی تھی کہ

قَدْ تَفَرَّقَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَسَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قِيْلَ مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ

(مشکوٰۃ)

یعنی۔ جس طرح بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں منقسم ہو گئے تھے اسی طرح میری امت ۷۳ فرقوں میں منتشر ہو جائے گی۔ ان میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی تمام فرقے ناری ہونگے اس وقت صحابہؓ کے دریافت کرنے پر کہ وہ فرقہ کون ہوگا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ وہ فرقہ میرے اور میرے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہوگا مذکورہ حدیث میں حضرت رسولِ کریم صلعم اور آپ کے صحابہؓ کے لائحہ عمل کو اختیار کر کے اس کے مطابق عمل کرنے والے فرقہ کو حضور صلعم نے جنتی (ناجی) فرقہ قرار دیا تھا۔

حضرت رسولِ کریم صلعم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کے لائحہ عمل کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں یوں فرماتا ہے۔

”قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ۔

(یوسف آیت ۱۰۹)

تو کہدے کہ میرا اور میرے متبعین (صحابہ کرام) کا لائحہ عمل دعوۃ الی اللہ یعنی تبلیغِ حق ہے۔

گویا کہ اس ناجی فرقہ کا لائحہ عمل تبلیغِ حق ہوگا۔

ایک اور روایت میں حضرت رسولِ کریم نے اس نجات یافتہ فرقہ کے متعلق فرمایا ہے کہ ”وَهِيَ الْجَمَاعَةُ“ یعنی وہ ایک امام کے پیچھے مستحکم اور منظم جماعت ہوگی فرمانِ نبوی ”لَيْسَ الْجَمَاعَةُ اِلَّا بِالْاِمَامِ“ کے مطابق الجماعۃ کہلانے کا فرقہ صرف وہی ہوگا جو ایک امام کے پیچھے متحد و متفق ہو اور ”مَنْ لَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ فَقَدْ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً“ کے مطابق وہ امام مدعی امام الزمان اور مامور من اللہ ہوگا۔

مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقاۃ میں مذکورہ حدیث کی تشریح میں یوں مرقوم ہے:۔

تِلْكَ اثْنَتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِرْقَةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ وَالْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ الْبَيْضَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَالطَّرِيْقَةِ النَّقِيَّةِ الْاَحْمَدِيَّةِ

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۲۰۴)

یعنی یہ ۷۲ فرقے ناری ہوں گے اور ناجی فرقہ محمدی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔ اور وہ الطریقۃ النقیۃ الاحمدیۃ مقدس سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوگا۔۔۔

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی رح فرماتے ہیں:۔

ایں زمان حقیقتِ محمدی حقیقتِ احمدی نام باید و مظہر ذاتِ احد جل سبحانہٗ گردد

یعنی۔ اس زمانہ میں حقیقتِ محمدی کا نام حقیقتِ احمدی ہوگا۔ اور وہ (احمدیت) خدا تعالیٰ کی احدیت کا مظہر ہوگا۔ یعنی شرک کے خلاف سرگرمِ عمل ہوگا۔ اور ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ کا مستحق ہوگا۔

اسی طرح حضرت رسولِ کریم صلعم نے حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق نہایت واضح رنگ میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے ان کے علاوہ بھی قرآن مجید کی متعدد سورتوں میں خاص کر آخری (تیسویں) سپارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں رونما ہونے والی بے شمار علامتوں کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ عدمِ گنجائش اور اس مضمون کے بہت زیادہ طول ہو جانے کے خوف سے صرف چند ہی علامات اس مضمون میں درج کی گئی ہیں۔

گویا کہ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد آنے والے مہدی علیہ السلام کے بارے میں آپ کا نام۔ خاندان۔ حلیہ۔ گاؤں کا نام ملک کا نام آسمانی و زمینی علامات اور آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت کا نام وغیرہ گویا کہ پورا ADDRESS اپنی امت کو بتایا ہے۔

اور ان تمام علامتوں کے مطابق وہ موعود مبعوث ہو کر حضرت رسولِ مقبول صلعم کی صداقت روزِ روشن کی طرح ثابت فرمائی کسی بھی نبی نے اپنے بعد آنے والے کسی مامور من اللہ کے بارے میں اتنی وضاحت سے اور بیّن طور پر ایسی علامتیں بیان نہیں فرمائی تھیں کاش کہ مسلمانوں کو ان علامتوں کے مطابق امام مہدی کو پہچاننے کی توفیق ملتی!!

؎
صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

(مسیح موعود علیہ السلام)

ھو

دعائے مغفرت:۔ افسوس محترم خواجہ محمد سلطان صاحب ریٹائرڈ ڈی ایف او دل کا دورہ پڑنے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یکم نومبر کو آپ کو دل کا دورہ پڑا ہسپتال میں داخل کئے گئے۔ لیکن آخر خدا کی تقدیر غالب آئی اور آپ ۷ نومبر ۷۷ء صبح ۸ بجے داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ مرحوم ایک مخلص اور زندہ دل طبیعت کے مالک تھے تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ باربار مسجد میں آتے اور لٹریچر لے جاتے تھے اور لوگوں میں تقسیم کرتے تھے۔ عمر تقریباً ۷۰ سال تھی لیکن کبھی یہ احساس نہ ہوا کہ آپ بوڑھے ہیں۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ تین لڑکے اور چار لڑکیاں چھوڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے مرحوم کے بڑے فرزند محترم ڈاکٹر مظفر احمد صاحب ہیں۔

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سرینگر

درخواستِ دعا: احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نرینہ اولاد سے سرفراز فرمائے۔ اعانتِ بدر کیلئے مبلغ ۵ روپے داخل خزانہ کئے ہیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

(خاکسار: محبوب احمد خان گکھڑ)

ایک روشن قندیل جو آخر بجھ گئی

میاں محمد صدیق صاحب بانی مرحوم ـــــ میرے ذاتی تاثرات

از محترم مکرم نور عالم صاحب ایم-اے - امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

سُرخی مائل - گندمی رنگ - بھاری بدن میانہ قد - کتابی چہرہ - فکر و تدبّر سے معمور کشادہ پیشانی - آنکھوں میں حسین چمک - پُر وقار آواز - بس یہی حُلیہ تھا - وضع قطع میں سادگی بھی تھی اور استقامت بھی - لباس ہمیشہ سادہ - شلوار و پنجابی کُرتہ اونچی باڑ کی سیاہ یا سُرمئی رنگ کی ٹوپی اکثر کھُلے منہ کا پمپ -

بانی صاحب مرحوم کی شخصیت کی سب سے نمایاں خصوصیت ان کی جرأت بے خوفی اور حق گوئی تھی - بات کتنی ہی سچّی ہو اور کتنی ہی بے باکی سے کیوں نہ کہی جائے اگر کہنے کا سلیقہ نہ ہو تو بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے - مرحوم کو بات کہنے کا سلیقہ تھا اور یہی وجہ ہے کہ جب وہ کوئی بات کہتے تھے تو وہ سُنی جاتی تھی اور اس کا اثر ہوتا تھا -

خدمتِ خلق کے جذبے نے اُنہیں اتنے بلند مقام پر پہونچا دیا تھا جہاں ہر ایک کی رسائی مشکل ہے - کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے - میٹھی بات کہنا - الفاظ سے تسلّی دینا، زخمی دِل کو مشورہ دینا آسان ہے اور اسے ہر ایک کر سکتا ہے - مگر وہ جو ہر ایک نہیں کر سکتا، یہ ہے کہ مشورہ بھی دیں - چارہ سازی بھی کریں - بیمار کو تسلی بھی دیں اور طبیب تک پہنچا کر علاج بھی کرا دیں ـــ ایک درجہ یہ ہے کہ راستہ بتا دیا جائے حکیم کا گھر مشرق کی سمت ہے - گلی سے گذر کر نیم کا درخت ملے گا - پھر جنوب کی طرف جانا آگے بڑا پھاٹک ہے - متّصل خواجہ صاحب کا مزار ہے - بس وہیں پر حکیم صاحب کا مطب ہے ـــ ایک درجہ یہ ہے کہ مریض کا ہاتھ پکڑا - چلنے کی سکت نہیں ہے تو سواری میں بٹھایا اور ساتھ لے جا کر حکیم کو دکھایا - سفارش کے ساتھ حال بیان کیا - اور نسخہ لکھا کر دوا لا دی - یہ رہ نمائی نہیں رہبری ہے - بانی صاحب راہنمائی نہیں رہبری کرتے تھے - چودہ پندرہ سال کی بات ہے کہ اڑلیسہ کے ایک غریب لڑکے نے بانی صاحب مرحوم کو اپنا حال لکھا اور امداد طلب کی اس لڑکے کی ایک ٹانگ کسی حادثہ کی وجہ سے ڈاکٹروں نے کاٹ دی تھی اور وہ ایک معطّل زندگی گزارنے پر مجبور تھا - بانی صاحب نے اس کو کلکتہ بلوا لیا خود ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے اور بعد مشورہ آرڈر دے کر مصنوعی ٹانگ بنوائی - دوران قیام اس لڑکے کے تمام مصارف کے متکفّل رہے - بالآخر نئی ٹانگ کے ساتھ اس کو اسٹیشن پہنچایا - ہاتھ میں ٹکٹ دے کر ٹرین پر بٹھایا اور الوداع کہہ کر گھر آئے -

خدمتِ خلق کا راستہ الیا پُر خطر اور خار زار راستہ ہے کہ جس میں راہی کو برہنہ پا دوڑایا جاتا ہے - قدم قدم پر اس کی طرف طعن و تشنیع کے تیر پھینکے جاتے ہیں - مشکل اور سنگین حالات میں اس کے جذبۂ ایثار کو پرکھا جاتا ہے - اور کبھی کبھی خون و آگ کے سمندر میں اس سے غوطہ لگانے کا تقاضہ کیا جاتا ہے اس منزل کے یہ ایسے راہ و رسم ہیں جس میں آزمائش ناگزیر ہے - ۱۹۴۶ء کے کلکتہ کا تصوّر فرمائیے - جنوری کا مہینہ ہے ہر طرف ہندو مسلم فسادات ہو رہے ہیں کشت و خون کا بازار گرم ہے مکانات اور فیکٹریوں کے جلنے سے شہر میں دُھواں اور شعلوں کے جھونکے چل رہے ہیں سڑکیں اور گلیاں غیر محفوظ ہیں - کرفیو لگا ہُوا ہے - مسجد احمدیہ کا تعلّق محلّہ تمام احمدی گھرانوں سے منقطع ہو چکا ہے - اہالیانِ مسجد احمدیہ جو تعداد میں چھ یا سات تھے محصور تھے ان میں سے ایک خاکسار بھی تھا - ایک غمخوار اور درد آشنا دل نے خانۂ خدا کے غیر محفوظ ہونے اور محصور و مجبور لعبدیوں (؟) کی کسمپرسی کا احساس کیا کئی دنوں تک ہر روز صُبح آٹھ بجے جبکہ کرفیو دو گھنٹے کے لئے اُٹھا لیا جاتا - بانی صاحب اپنے تینوں بیٹوں (منیر احمد - نصیر احمد اور بشیر احمد) میں دو بیٹوں کو باری باری مسجد احمدیہ ہماری خیریت دریافت کرنے کو بھیجتے رہے - خدمتِ خلق کا جذبہ ملّی، قومی اور علاقائی قیود سے بالا ہوتا ہے - یہ جذبہ ایسے تمام موقعوں پر اُبھرتا ہے - جب بندگانِ خدا پر مصیبت آتی ہے - فسادات کے دنوں میں مسلمانوں کے ایسے محلے جو غیر محفوظ تھے خالی ہونے لگے - تقریبًا سو افراد پر مشتمل خانہ بدوشوں کا ایک قافلہ کو لوٹولہ اسٹریٹ کی طرف آیا - محترم بانی صاحب مرحوم نے اپنے مکان کے ایک حصّہ میں ان لوگوں کو ٹھہرایا اور جب تک کہ حالات معمول پر نہ آ گئے ان کے خورد و نوش کا انتظام خود فرماتے رہے بانی صاحب کے حُسنِ سلوک، شفقت اور تواضع کے تذکرے آج بھی ان کی زبانوں پر ہیں -

بانی صاحب کے ایثار و قربانی کی مثالیں تو بہت ہیں اور قارئین ان کو جانتے بھی ہیں لیکن اصل چیز جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں بشاشتِ قلبی ہے جو وہ ہر مالی قربانی کے بعد محسوس کرتے تھے - ایک بار میں نے ان سے پوچھا کہ آپ مسجد اقصیٰ کی تعمیر پر اس قدر رقم کس طرح خرچ کر سکے آپ نے فرمایا کہ جب بھی میں کسی نیک کام میں حصّہ لینے کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنے اہل و عیال کو بھی مشورے میں شامل کر لیتا ہوں - اس موقعہ پر بھی میں نے ایسا ہی کیا اور ان لوگوں نے بھی حسبِ معمول بڑی خوشی اور گرمجوشی کے ساتھ کہا کہ ہم آپ کے اس فیصلے پر راضی ہیں - بانی صاحب اس امر کے اظہار سے اس قدر خوش تھے کہ آپ کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چھلکنے لگے ـــ بڑی رقت کے ساتھ گداز اور لرزاں آواز میں کہنے لگے کہ اللہ تعالےٰ کا بڑا ہی فضل ہے کہ اس نے اس بندۂ حقیر کو نیک بیوی اور نیک اولاد عطا کی ہے - بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے متعلق کہنے لگے کہ حضور رضی اللہ عنہ کا بہت بڑا احسان ہے کہ آپؓ نے میری حقیر پیشکش کو قبول فرما لیا -

ایک سال جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ سابق ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان، بہشتی مقبرہ میں صُبح کے وقت چہل قدمی فرما رہے تھے - خاکسار پر جب نظر پڑی تو اپنے قریب بُلایا اور بڑے پیار سے میرے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور منارۃ المسیح کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ منارۃ المسیح پر آپ کو سیاہ دھبّے نظر آتے ہیں؟ مَیں نے عرض کی 'جی ہاں' - فرمانے لگے کہ ایک عرصہ سے یہ قابلِ مرمّت ہے - اور اس پر خرچ کثیر ہے - میاں محمد صدیق صاحب بانی سے میں کہہ سکتا تھا - مگر مجھے تامّل ہے - کیونکہ بانی صاحب نے پہلے ہی بہت ساری مالی قربانیاں کی ہوئی ہیں اس کے بعد خاکسار کو ارشاد فرمایا کہ آپ بانی صاحب سے تحریک کریں - بانی صاحب اس وقت قادیان میں موجود تھے خاکسار نے بانی صاحب سے اس بارہ میں گفتگو کی - مجھے خیال تھا کہ شاید موصوف اس طرف مائل نہ ہوں - مگر بانی صاحب نے بلا توقّف مسکراتے ہوئے فرمایا کہ آپ حضرت امیر صاحب (قادیان) سے کہہ دیں کہ انشاء اللہ تعالےٰ اس کے تمام اخراجات میں خود ادا کروں گا - اور آپ نے ایک معیّن رقم مرکز میں جمع کرا دی - کچھ دنوں بعد آپ نے کلکتہ سے مسٹر کے سی پال کو جو کنٹریکٹر ہیں - اور معماری کے کاموں میں اچھا تجربہ رکھتے ہیں - قادیان بھیجا - انہوں نے واپس آ کر اخراجات کا تخمینہ بھی پیش کیا مگر افسوس کہ مناسب میٹیریل کی کمیابی یا نایابی کی وجہ سے یہ کام نہ ہو سکا - اب شاید یہ رقم قرآن شریف کے تراجم و اشاعتِ لٹریچر پر خرچ کی جا رہی ہے -

بانی صاحب کو قادیان اور درویشانِ قادیان سے والہانہ محبّت تھی تقریبًا ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جاتے اور درویشوں کے لئے پہننے اور اوڑھنے کا کافی سامان ساتھ لے جاتے ایک بار دسمبر کے شروع میں خاکسار بانی صاحب مرحوم سے ملنے ان کے گھر گیا - دیکھا کہ کمرے میں ہر طرف بے ترتیبی سے پارچات و کمبلوں کے بنڈل رکھے ہوئے ہیں اور بانی صاحب زمین پر بیٹھے ہوئے کپڑے پیک کر رہے ہیں - خاکسار

کے استفسار پر کہنے لگے کہ گذشتہ دو ماہ سے قادیان کی بچیوں کے لئے میری بیوی، بہوئیں اور بیٹی (شکیلہ اختر) خود ہی کپڑے سی رہی ہیں۔ اور میں پیکنگ کا کام کرا رہا ہوں۔ دنیا کے اور تاجروں کی طرح بانی صاحب بھی ایک تاجر تھے اور نہایت ہی مصروف الاوقات تاجر۔ مگر وہ کون سی لگن تھی اور کیسا شوق تھا کہ پیرانہ سالی کے باوجود وہ ایسے کاموں کے لئے وقت نکالتے اور اپنے ہاتھوں سے ایسے کام سرانجام دیتے۔

ایک بار بانی صاحب مرحوم گرمیوں کے دنوں میں قادیان تشریف لے گئے اور چند یوم قیام کر کے واپس آ گئے۔ میں اپنے کمرے میں تنہا لیٹا ہوا تھا۔ بانی صاحب کے دو فرزند نصیر احمد بانی و شریف احمد بانی کمرے میں داخل ہوئے۔ اور میرے ہاتھ میں ایک پیکٹ دیتے ہوئے کہا کہ اباجان نے قادیان سے آپ کے لئے تحفہ لایا ہے۔ کھول کر دیکھا تو خشک روٹی کے ٹکڑے تھے اور گڑ تھا۔ بانی صاحب نے یہ روٹیاں مہمان خانہ سے لی تھیں۔ اور گڑ کسی غریب درویش بھائی سے خریدا تھا۔ ذرا تصور فرمائیے، مرحوم کو دیارِ مسیح سے کیسی عقیدت تھی کہ آپ سمجھتے تھے کہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لنگر کی روٹی سے زیادہ قیمتی تحفہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔

میں نے ایک دن بانی صاحب سے پوچھا کہ آپ نے اپنے فرزند شریف احمد کی شادی قادیان میں کیوں کی جبکہ کلکتہ میں شادی کے تمام سامان آسانی سے مہیا ہو سکتے تھے فرمایا کہ کلکتہ میں اگر یہ تقریب ہوتی تو طعام ولیمہ کا انتظام گرینڈ ہوٹل یا گریٹ ایسٹرن ہوٹل میں کیا جاتا۔ بڑے بڑے لوگ مدعو ہوتے یہ بڑے بڑے لوگ اس طرح کے کھانے ہمیشہ کھایا کرتے ہیں۔ مگر ان درویش بھائیوں کو اس قسم کی تقریبات میں شمولیت کا کہاں موقعہ ملتا ہے وہی رقم جو ہم یہاں خرچ کرتے قادیان میں خرچ کرنا بہتر سمجھا۔ تا ہمارے درویش بھائی اور بہنیں یہ محسوس کریں کہ قادیان سے باہر رہنے والے احمدی ان کو بھولے نہیں۔ بلکہ خوشی اور غم میں ان کو برابر کا شریک سمجھتے ہیں۔

کلکتہ میں ان کا معمول تھا کہ ہر عید الفطر کے موقع پر صبح سات بجے کے اندر اندر غریب احمدی بھائیوں اور بیواؤں کے گھروں پر تازہ پکی ہوئی سویاں لے کر خود حاضر ہوتے اور اپنے ہاتھ سے عید کا تحفہ پیش کرتے اسی طرح عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا گوشت لے کر جایا کرتے۔ یہ کام بانی صاحب ملازمینِ خانہ سے بھی لے سکتے تھے۔ مگر غرباء (جو عموماً سریع الحس ہوتے ہیں) کی عزتِ نفس و اکرام کا خیال رکھتے ہوئے مرحوم کو یہی امر پسند تھا کہ وہ خود ہر ایک کے گھر پر عید کا تحفہ لے کر جائیں بانی صاحب مرحوم کے لائق بیٹے ہر سال عید کے موقع پر بوڑھے باپ کے سامنے احتجاج کرتے کہ آپ اس بڑھاپے میں اتنی مشقت کیوں کرتے ہیں جبکہ ہم لوگ آسانی کے ساتھ یہ کام کر سکتے ہیں۔ بانی صاحب فرماتے کہ تم لوگ اس کو پیسے سے واقف نہیں ہو اس میں جو لذت مجھے ملتی ہے میرا دل ہی جانتا ہے۔ طبیعت میں تجرد و انکسار تھا کبھی بھی فخر و غرور سے کوئی ایسا ذکر نہیں کرتے جس سے کبر یا شخصی برتری ظاہر ہو۔ لیکن ایک دن جبکہ علماء مولویوں کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی اور خاکسار بھی موجود تھا۔ تو آپ نے اپنے طبعی میلان کے خلاف بڑے فخر سے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اتنی فراست عطا کی ہے کہ مولوی علم و فضل کا خواہ کیسا ہی لبادہ اوڑھ کر آئے میری نظر اس کو پہچان جاتی ہے۔

ایک سال بہار میں سخت سیلاب آیا۔ بہار کے تقریباً تمام اضلاع سیلاب کی تباہ کاریوں سے متاثر ہو گئے۔ نقصانات اتنے زیادہ تھے کہ رفاہِ عام کے لئے کام کرنے والے لوگ ٹولیوں میں منقسم ہو کر شہر کی سڑکوں پر ریلیف کے چندے اکٹھا کر رہے تھے۔ اخبارات و ریڈیو کے ذریعہ عوام سے امداد کی اپیل کی جا رہی تھی۔ انسانوں سے معمور شہر کلکتہ میں ایک غمگسار دل ایسا بھی تھا جس کو اندیشہ لاحق ہوا کہ ایسی مہیب تباہی و شدید مصیبت کے وقت مستحق بہاری احمدیوں کا کیا حال ہوا ہو گا۔ بانی صاحب مرحوم نے نہایت کرب و اضطراب کی حالت میں مجھ سے یہ فرمایا کہ آپ مجھے بہار کے ایسے احمدیوں کے نام لکھ کر دیں جو دیہی علاقوں میں رہتے ہیں۔ اور سیلاب سے متاثر ہوئے ہیں میں نے عرض کی کہ خاکسار چونکہ ایک عرصہ سے بہار سے باہر رہا ہے اس لئے دیہی علاقوں کے احمدیوں کی صحیح پوزیشن بتا نہیں سکتا اور نہ ذاکر امیر یا کسی احمدی نے [illegible] بھیجی ہے۔ موصوف نے فرمایا کم از کم آپ اپنے گاؤں یا قریبی گاؤں کے احمدیوں کے نام لکھ کر دیں۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ کئی دن گذر گئے۔ بانی صاحب کی بے چینی بڑھتی گئی ایک دن بعد نماز جمعہ بانی صاحب مجھ سے ملے اور کہنے لگے کہ مرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھے گا کہ باوجود حیثیت ہونے کے باوجود بہار کے احمدیوں کی مدد تو نے کیوں نہ کی تو میں اللہ تعالیٰ سے عرض کروں گا ۔۔۔۔۔۔ خود ... کہ اس کا جواب نورِ عالم سے طلب فرما۔ بانی صاحب کے اندازِ گفتگو سے مجھے پریشانی بھی ہوئی اور احساسِ پشیمانی بھی۔ خاکسار نے اسی دن تمام کو دو غریب و پریشان حال احمدیوں کے لئے امداد کی سفارش کی بانی صاحب نے دونوں کے لئے وظیفہ مقرر فرما دیا۔ باقاعدہ ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو دونوں کے نام منی آرڈر ارسال ہو جاتا، بعد ازاں جوابی پوسٹ کارڈ بھی۔ یہ جاننے کے لئے کہ منی آرڈر کی رقم پہنچی یا نہیں۔

محترم بانی صاحب اڑیسہ اور بہار کے تقریباً چالیس یا پچاس مستحق افراد کو باقاعدگی کے ساتھ ماہانہ وظیفہ دیا کرتے تھے۔ اور وظیفہ پانے والوں میں اکثریت بیوگان و یتامیٰ کی ہوتی تھی۔ مرکزی افسرانِ مال جب دورے پر کلکتہ تشریف لاتے تو بانی صاحب ان کو ایسے افراد کی فہرست دیا کرتے جن کی امداد کی جاتی تھی۔ اور ان سے درخواست کرتے کہ اڑیسہ اور بہار کا سفر کرتے ہوئے اس بات کا جائزہ لیں کہ وظیفہ پانے والوں کی فہرست میں کوئی ردّ و بدل یا ترمیم و تنسیخ کی ضرورت تو نہیں ساتھ ہی یہ بھی تاکید فرماتے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی مستحق محروم ہو جائے۔ اور غیر مستحق کو وظیفہ ملتا رہے۔ لفظ "مستحق" کے معروف معنی سے بانی صاحب بخوبی آگاہ تھے اور اس کی لغوی حیثیت کا آپ کو علم تھا۔ لیکن اگر کسی احمدی کی امداد کا معاملہ سامنے آتا تو آپ کے نزدیک "مستحق" وہ ہوتا جو نظام سلسلہ سے اخلاص کا تعلق رکھتا ہو صوم و صلوٰۃ کا پابند ہو اور اپنے اچھے دنوں میں حتی المقدور مرکزی چندے ادا کرتا ہو۔

عام طور پر آپ کا طریقِ عمل یہ تھا کہ باہر کی جماعت کا کوئی احمدی اگر امداد طلب کرتا تو آپ اس کو مرکز سے رجوع کرنے کا مشورہ دیتے اور ساتھ ہی یقین دلاتے کہ مرکز نے اگر سفارش کر دی تو وہ ضرور امداد کریں گے اور اگر مقامی جماعت کا کوئی فرد آپ سے امداد کا طلبگار ہوتا تو آپ فرماتے کہ امیر جماعت سے سفارشی چٹھی لے کر آئیں مرکز یا مقامی جماعت کے امیر کی سفارش پر آپ ضرور مدد فرمایا کرتے تھے۔ اس قسم کی پابندیاں عائد کرنے میں ایک لطیف نکتہ یہ تھا کہ جماعت کے اندر دستِ سوال دراز کرنے کا طریق رواج نہ پائے۔ دیگر یہ کہ غیر ذمہ دارانہ طور پر امداد کرنے سے جماعتی نظم کو صدمہ نہ پہنچے۔

بانی صاحب مجلس عاملہ کلکتہ کے ممبر تھے اور مختلف وقتوں میں جماعت کے مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ خاکسار کو بارہ سال تک ان کے ساتھ بحیثیت ممبر مجلس عاملہ کام کرنے کا موقع ملا ہے میں نے دیکھا کہ موصوف ہمیشہ صائب اور صائب مشورہ دیا کرتے مجلس عاملہ کا کوئی اجلاس ہو آپ کی رائے ممبروں کے لئے قابلِ قبول ہوتی تھی۔ کبھی کوئی ایسا مسئلہ پیش نہیں آیا جس کا تسلی بخش حل آپ نے پیش نہیں کیا۔

قلب و نظر کی وہی ممتاز اوصاف جن کا اوپر تذکرہ ہو چکا ہے بانی صاحب کے افکار و رجحانات کے بنیادی عوامل تھے۔ ان کے اندازِ فکر میں جرأت، حق، خلوص نیت وسعتِ قلبی اور استقامت و عزیمت کے جوہر صاف جھلکتے تھے۔ مرحوم کی ذہنی نفسیات سے متعلق یہ امر قابلِ بیان ہے کہ آپ کی سلیم عقل، ذکاوت اور ذہنی تناسب اور اس کے ساتھ ہی قوتِ فیصلہ اور استقامتِ رائے آپ کی شخصیت کی تعمیر میں نمایاں رول ادا کرتی ہیں۔ مرحوم کی بالغ نظری کا یہ حال تھا کہ بات کی تہہ تک فوراً پہنچ جاتے تھے۔ نہ صرف آپ کو ذہن کی رسائی میں ملکہ تھا۔ بلکہ قوتِ فیصلہ میں بھی کمال حاصل تھا۔ بات چھیڑتے ہی امر کی تہہ کو پہنچ جانا۔ اور قوتِ فیصلہ سے کام لینا اور عموماً اس فیصلے کا صائب اور درست ہونا ایک ایسی خدا داد نعمت تھی جو قدرت نے آپ کو نہایت فیاضی سے عطا کی تھی۔

بانی صاحب کو قریب سے دیکھنے کا جن لوگوں کو موقعہ ملا ہے وہ بانی صاحب کی شخصی عظمت کے قائل اور آپ کی قوتِ مؤثرہ کے معترف ضرور ہوئے ہیں۔ شاید ۱۹۷۰ء کی بات ہے سید تقی الدین [illegible] صاحب مرحوم ایڈووکیٹ رانچی کو کیرالہ جاتے ہوئے چند گھنٹوں کے لئے دم دم ہوائی مستقر پر ٹھہرنا تھا۔ سید صاحب نے موقع غنیمت جانا کہ یہ چند گھنٹے بانی صاحب کے گھر پر گذار سکیں ان دونوں بزرگوں کی بے تکلف [illegible]

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے!

ایک اعتراف حقیقت!!

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس - مبلغ حیدر آباد

کاسر صلیب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی بعثت کا ایک بڑا عظیم الشان مقصد یہ تھا کہ حیات مسیح کا عقیدہ جو عیسائی مذہب کیلئے گویا ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس کو باطل ثابت کیا جائے۔ چنانچہ آپ نے عقلی و نقلی دلائل اور ناقابل تردید تاریخی شواہد کی روشنی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طبعی وفات ثابت کردی۔ حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت کو یہ تلقین فرمائی کہ :-

"اے میرے دوستو! اب میری آخری وصیت سنو! اور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یاد رکھو! تم اپنے ان تمام مناظرات میں جو تمہاری عیسائیوں سے پیش آتے ہیں رُخ بدل لو۔ اور عیسائیوں پر ثابت کردو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کیلئے فوت ہوگیا ہے ..... ان کے مذہب کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر بیٹھا ہے۔ اس ستون کو پاش پاش کرو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے چونکہ اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس ستون کو ریزہ ریزہ کردے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی ہوا چلادے اس لئے اس نے مجھے بھیجا۔"

(ازالہ اوہام - حصہ اوّل)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور اس کی تائید و نصرت ہے کہ اہل علم اور دانشور اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں کہ کیا واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے تھے؟

حال ہی میں دہلی سے شائع ہونیوالے کثیر الاشاعت اخبار "PATRIOT" محریہ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۷ء میں مسٹر بی۔ رگھو ناتھ کا ایک مضمون بعنوان "کیا مسیح صلیب پر فوت ہوئے؟" شائع ہوا ہے۔ اس کا ترجمہ قارئین بدر کے ازدیاد علم کی خاطر ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ وہ تحریر کرتے ہیں :-

"کیا مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہوئے؟ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کی وفات صلیب پر ہوئی۔ حال ہی میں ایک مستشرق نے اس عقیدہ کو زیر بحث لاکر ایک کتاب شائع کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ان کی تحقیقات اس امر کی رہنمائی کرتی ہیں کہ مسیح کے فی الحقیقت صلیب پر وفات پاجانے کی کوئی شہادت نہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ مسیح نے کشمیر کا سفر اختیار کیا اور وہاں شادی کرکے رہائش اختیار کی چنانچہ سری نگر کے ایک خاندان کے پاس شجرہ نسب موجود ہے جس کے جدّ اعلیٰ مسیح علیہ السلام ہیں۔ اور یہ خاندان قبر مسیح کی جو وسط شہر میں واقع ہے پوری مستعدی، ولولہ اور جوش کے ساتھ دیکھ بھال و نگہداشت کر رہا ہے۔

عیسائیوں کے اس عقیدہ کی کہ مسیح صلیب پر فوت ہونے کے بعد قبر سے جی اٹھے اور جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھا لئے گئے، تردید میں احمدیہ جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) نے کافی عرصہ قبل نہایت ہی مبسوط روشنی ڈالی ہے۔ جس کی تفصیل احمدیوں کی جانب سے شائع کردہ کتاب میں درج ہے۔ عیسائیوں کے اس عقیدہ کو کہ مسیح آسمان سے انسانی شکل میں انسانوں کے گناہوں کے بوجھ کو اٹھانے اور ان کے کفارہ کی خاطر سُولی پر چڑھنے کیلئے دنیا میں آئے تھے تاکہ انسانوں کی نجات ہو، احمدیوں نے چیلنج کیا ہے۔ عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح خدا کے بیٹے ہونے کی حیثیت سے انسانوں کو ان کے گناہوں سے نجات دلانے کے لئے صلیب پر چڑھے اور ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کی خاطر تین دن بے ہوشی کی حالت میں رہے پھر قبر سے نکل کر اس جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔ احمدیوں کے قول کے مطابق خود عیسائیوں کی مقدس کتابیں اس کی نفی کرتی ہیں۔

مسیح کو خدا کا بیٹا ماننے کے لئے احمدی ہرگز آمادہ نہیں البتہ ان کے نبی ہونے پر ضرور ایمان ہے اور دیگر انبیاء کی طرح ان کا بھی احترام کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خود مسیح علیہ السلام نے بھی کبھی خدا کا بیٹا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ صرف یہ کہا کہ میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کیلئے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ احمدی سوال کرتے ہیں کہ مسیح نے گتسمنی کے باغ میں تقدیر مبرم کے ٹل جانے کی جو دعا کی اس کا کیا مطلب؟ اگر وہ خود خدا تھے تو پھر دعا کیوں کی اور جب انسانوں کے گناہوں کا کفارہ بننے کیلئے صلیب پر مرنا ہی ان کا مقصد تھا تو پھر صلیبی موت سے نجات کیلئے دعا کیوں مانگی؟ وہ (یعنی احمدی) کہتے ہیں کہ مسیح کی یہ دعا کہ انہیں صلیب کی ذلت اور تکلیف دہ موت سے چھٹکارا حاصل ہو، ان کی فطری خواہش کی مظہر ہے۔ ان کی تڑپ یہ تھی کہ انہیں اس طرح کی موت نہ ملے کہ جس سے یہودی انہیں لعنتی قرار دیں اور دعویٰ نبوت میں کاذب گردانیں۔ وہ یہ ہرگز نہیں چاہتے تھے کہ لوگوں کی خاطر وہ لعنتی ٹھہریں۔ خدا کے حضور ان کی متضرعانہ دعائیں اس امر کی نشاندہی کرتی ہیں کہ صلیبی موت سے مخلصی کی بشارت انہیں خدا کی طرف سے نہیں ملی تھی اور وہ اندیشہ میں تھے کہ صلیب پر موت ناگزیر دکھائی دیتی ہے۔

احمدیوں کی یہ کتاب اس بات کی بھی نفی کرتی ہے کہ مسیح صلیبی موت پر فخر کرتے تھے یا اسے وقعت کی نظر سے دیکھتے تھے یا خدا کا شکر بجالاتے تھے کہ اس نے ان کے مقصد کی تکمیل کردی اگر ایسا تھا تو وہ خدا کے حضور یہ التماس کیوں کرتے کہ "اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔"

احمدی اس بات کو بھی تسلیم نہیں کرتے کہ مسیح صلیب پر مرے اور تین دن بعد قبر سے جی اٹھے۔ ان کا استدلال یہ ہے کہ اگر فی الواقع ایسا ہوتا تو وہ یروشلم جاکر یہودیوں کے سامنے موت کے خلاف اپنی کامیابی کا اعلان کرتے اور اس طرح اپنے ناقابل تردید ابنیت خدائی کا ثبوت پیش کرکے ان پر ایمان لانیکی تلقین کرتے۔ ایسا کرنے کی بجائے انہوں نے اپنے پیرووں سے چھپ کر ملاقات کی اور ان کو یقین دلایا کہ وہ صلیب پر مرے نہیں اور نہ لعنتی ہوئے۔ بلکہ بقید حیات ہیں۔ انہوں نے اپنے متبعین سے یہ بھی خواہش کی کہ یہ خبر عام نہ کی جائے اور ان سے چھپ کر ملنے میں خاص احتیاط ملحوظ رکھی۔ احمدی اس واقعہ کو یونسؑ کے تین دن وہیل مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہ کر بچ نکلنے سے تشبیہ دیتے ہیں اور اس طرح متی کا حوالہ دیتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ مسیح صلیب پر ہرگز نہیں مرے۔ ورنہ یونسؑ سے مماثلت بے معنی ہوجاتی ہے۔

تھامس نلسن اینڈ سنز نیویارک کے شائع کردہ عہدنامہ جدید کی طرف توجہ منعطف کرائی جاتی ہے جس میں مسیح علیہ السلام کے جسد عنصری آسمان پر اٹھائے جانے کا کوئی ذکر یا حوالہ درج نہیں ہے۔

احمدیوں کے نقطۂ نظر کی رو سے مسیح علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے اگرچہ کہ وہ زخمی ہوگئے تھے۔ ان زخموں کا علاج جڑی بوٹیوں اور مرہم سے کیا گیا جس کے نتیجہ میں تین دن کے اندر وہ کافی حد تک صحت یاب ہوگئے انہوں نے اس قبر سے جس میں وہ رکھے گئے تھے، نکل کر اپنے دشمنوں کے خوف سے چھپ کر اپنے متبعین سے ملاقاتیں کیں اور یہ ثبوت بہم پہنچانے کے بعد کہ وہ صلیب پر نہیں مرے، یہ بتایا کہ وہ خدائی حکم سے فلسطین سے ہجرت کرکے کشمیر پہنچ گئے۔

احمدیہ جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح کی شادی کے بارے میں کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ مسیح اپنے مشن کی تکمیل کے بعد طبعی موت سے وفات پائے اور سری نگر کشمیر میں مدفون ہوئے (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ الہام الٰہی کی بدولت وہ سچائی کی تلاش میں لگے رہے اور اس جستجو اور تحقیقات کے نتیجہ میں مسیح کی قبر محلہ خانیار سری نگر میں موجود ہونے کی نشاندہی کردی۔ احمدیوں کی اس کتاب میں قبر مسیح کی تصویر اور ایک نقشہ بھی موجود ہے۔"

(PATRIOT - 17-9-1977)

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ "ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنیوالے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔" چنانچہ اس کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے ہیں ٭

ویویکانندہ کیندرہ سیمینار بمبئی میں احمدی مبلغ کی تقریر

ویویکانندہ کیندرہ بمبئی (VIVEKANANDA KENDRA BOMBAY) کی طرف سے دادر کے مقام پر مؤرخہ ۱۱/۹ کو ایک سیمینار (SEMINAR) کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں UNIVESAL BROTHER HOOD کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا گیا۔ UNIVERSAL - BROTHER HOOD IN ISLAM. کے موضوع پر تقریر کرنے کے لئے خاکسار کو دعوت ملی جس کو خاکسار نے بخوشی قبول کیا۔ سیمینار میں اس امر کا بھی اہتمام تھا کہ مقررین اپنی اپنی تقریر تیار کر کے ایک ہفتہ پہلے منتظمین کے سپرد کر دیں۔ تاکہ ان مضامین کو چھپوا کر جلسہ کے دوران حاضرین میں تقسیم کیا جائے۔ چنانچہ خاکسار نے مکرم محمد سلیمان صاحب صدر جماعت کی مدد سے ایک مضمون تیار کر کے وقت مقررہ پہ منتظمین کے سپرد کیا۔ اور حسب پروگرام جملہ مقررین کے مضامین باقاعدہ چھپوا کر دوران جلسہ حاضرین میں تقسیم کئے گئے۔ تقریر چونکہ انگریزی زبان میں تھی۔ اس لئے خاکسار کا مضمون مکرم محمد سلیمان صاحب بی اے صدر جماعت بمبئی نے پڑھ کر سنایا۔ خاکسار کے ساتھ مکرم عمار صاحب کے علاوہ مکرم عبدالشکور صاحب ہر یکہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ بفضلہ تعالیٰ دوسرے مضامین کی نسبت ہمارا مضمون بہت زیادہ پسند کیا گیا۔ خصوصاً اسٹیج سیکرٹری اور کنوینر صاحب نے ہمارے مضمون کی بہت تعریف کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سیمینار کے ذریعہ سینکڑوں غیر مسلم افراد تک اسلام کا پیغام تقریر و تحریر کے ذریعہ پہنچانے کی سعادت ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرما کر بہتوں پر اسلام کی حقانیت اور اس کی امن بخش تعلیم روشن فرماوے اور کرے۔ آمین۔

خاکسار:
محمد فاروقی۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بمبئی۔

احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد میں ایک تبلیغی جلسہ!

مؤرخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز اتوار شام ساڑھے پانچ بجے ایک تبلیغی جلسہ کا انعقاد عمل میں آیا جس کے متعلق مقامی اخبارات نے اس خبر کو شائع کیا۔ اس جلسہ کی خصوصیت یہ تھی کہ "MY FAITH" کے عنوان پر مختلف مذاہب کے مقررین نے اظہار خیال کرنا تھا۔ چنانچہ مقررہ وقت پر معززین جلسہ میں شرکت کے لئے جوبلی ہال میں تشریف لے آئے۔ جن کے بیٹھنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے کرسیوں کا بہترین انتظام کر رکھا تھا۔ اور مکرم غلام احمد عزیز خان صاحب نے لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام کیا۔ احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔

یہ اجلاس مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب بی ایس سی قاضی جماعت احمدیہ حیدرآباد کی صدارت میں آپ ہی کی تلاوت سے شروع ہوا جس رکوع کی تلاوت کی گئی اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ بعدہٗ عیسائی پادری مسٹر سیریا سے ٹیپ شدہ دعا سامعین کو سنائی۔ ازاں بعد مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے انگریزی میں مقررہ عنوان پر بڑے دلنشین انداز میں تقریر کی۔ اور جماعت احمدیہ کا عقیدہ بیان کیا۔ جس کو سامعین نے بہت پسند کیا۔ آپ کے بعد مسٹر جیکب جو عیسائی ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعدہٗ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان نے بعض غیر از جماعت احباب کے سوالات کا احسن رنگ میں جواب دیا۔ بعد ازاں نرنکاری مشن حیدرآباد کے صدر نے تقریر کی۔ موصوف نے جماعت احمدیہ کے نظریات کی تعریف کی ـــــ جلسہ کے اختتام پر خاکسار کے ساتھ نرنکاری مشن کے پرچارک کا تبادلہ خیالات بھی ہوا۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے موقع کی مناسبت سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر میز پر سلیقہ سے سجایا ہوا تھا جو غیر مسلم دوستوں نے بڑے شوق سے حاصل کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تبلیغی جلسہ کے بہتر اثرات ظاہر فرمائے آمین۔

خاکسار:
حمید الدین شمس۔ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

تقریب رخصتانہ اور درخواست دعا

مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب چنتہ کنٹہ کی بیٹی عزیزہ صالحہ بیگم سلمہا کی تقریب رخصتانہ مؤرخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو عمل میں آئی۔ عزیزہ کا نکاح گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مکرم محمد یوسف الدین صاحب منصور ابن مکرم خواجہ محمد معین الدین صاحب انسپکٹر پولیس محبوب نگر (آندھرا) کے ساتھ پڑھا جا چکا تھا۔ مؤرخہ ۱۴ اکتوبر کی شب کو بارات محبوب نگر سے چنتہ کنٹہ پہنچی اور اگلے روز بعد نماز ظہر محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب کی صدارت میں مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں ایک دعائیہ تقریب عمل میں آئی۔ جس میں احمدی احباب کے علاوہ علاقہ کے عہدیداران اور معزز غیر مسلم حضرات نے شرکت کی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور محترم سیٹھ محمد اسماعیل صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے مختصر تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور پھر رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

خوشی کے اس موقعہ پر فریقین نے مبلغ ۲۰/- روپے شکرانہ فنڈ اور ۲۰/- روپے شادی فنڈ اور ۲۰/- روپے صدقہ کی مد میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو فریقین کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار:
خورشید احمد انور۔ انسپکٹر بیت المال آمد

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کو ۱۴ اکتوبر کو اچانک دل کا دورہ پڑا اور ساتھ ہی ہائی بلڈ پریشر بھی تھا۔ ای سی جی لیا گیا جو نارمل نکلا۔ البتہ ڈاکٹر نے کچھ عرصہ کیلئے آرام کی ہدایت کی ہے۔ احباب جماعت میرے والد صاحب کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسارہ:
مبارکہ بیگم۔ بنت سیٹھ محمد معین الدین صاحب

۲۔ میرا بیٹا عزیز نعیم احمد خالد ماہ نومبر کے آخر میں دلی یونیورسٹی سے فرسٹ ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہا ہے جبکہ چھوٹی بیٹی عزیزہ بشریٰ تنیم ایم بی بی ایس فائنل پارٹ دوم کا امتحان دے چکی ہے۔ دونوں بھائی بہن کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

خاکسارہ: عذرا شمیم آرہ۔ بہار

۳۔ میری بیٹی شاہینہ احمد آئی بی ایس سی کا فائنل امتحان ۷ نومبر کو شروع ہو رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسارہ: بشریٰ احمد۔ اردل

۴۔ ۱۔ چند روز سے خاکسار کو چھاتی اور شکم میں درد ہے۔ ۲۔ میرے بھتیجے حکیم احمد کو لاری ایکسیڈنٹ میں سر میں چوٹیں آئیں اور سات ٹانکے لگے ہیں۔ ۳۔ میرے بھائی مکرم یٰسین علی صاحب کی اہلیہ کو چھاتی میں کینسر ہو گیا ہے آپریشن کرایا گیا ہے۔ سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد فرحت اللہ احمدی سیکرٹری تبلیغ چنرہ پور

۵۔ خاکسار کے خالہ زاد بھائی مکرم محمود احمد صاحب کے سالانہ امتحان میں کامیابی اور میرے والدین کی مالی پریشانیوں کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: صغیر احمد طاہر۔ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۶۔ خاکسار کے چھوٹے ماموں مکرم پی محمد صاحب کا دس دن قبل اچانک پیٹ درد ہو جانے کی وجہ سے اپینڈکس کا آپریشن ہوا۔ اب خدا کے فضل و کرم سے رو بصحت ہو رہے ہیں۔ موصوف شکرانہ فنڈ میں ۱۰/- روپے ادا کرتے ہوئے احباب جماعت سے صحت کامل کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

نیز خاکسار کے خسر مکرم عبدالحمید صاحب کینسر کے آپریشن کے بعد زیر علاج ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے بھی دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار:
محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

وفاتِ مسیح پر ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد - بقیہ صفحہ اوّل

کے لئے پیش کی۔ کہ حضور اس موقعہ پر بہ نفسِ نفیس تشریف لاکر کانفرنس کا افتتاح فرماویں۔ اور مذاکرہ کے آخری روز اجلاس میں رونق افروز ہوکر اختتامی مقالہ ارشاد فرمادیں۔ تو حضرت اقدس نے از راہِ شفقت کانفرنس کی تجویز پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ متعدد امور میں اپنی زرّیں ہدایات سے نوازا۔ اور اس موقع پر انگلستان تشریف لاکر جماعت احمدیہ برطانیہ کی عزّت افزائی کو منظور فرمایا ہے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ جہاں دعاؤں سے ہماری مدد فرمائیں۔ وہاں اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے نوازیں۔ اگر کسی دوست کے پاس کوئی نایاب صحیفہ، تصویر یا مضمون ہو تو کانفرنس کی نمائش کے لئے عاریتاً عنایت فرماویں۔ انشاء اللہ شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپسی کی ضمانت دی جائے گی۔ جو احباب اس موقع پر انگلستان تشریف لاکر کانفرنس میں شامل ہونے کا ارادہ فرماویں وہ جلد از جلد اپنے ارادہ سے احمدیہ مشن لنڈن کو آگاہ فرماویں تا انہیں ضروری معلومات بھجوائی جاسکیں۔

خاکسار: بشیر احمد رفیق
امام مسجد لنڈن

تبدیلی ایڈریس

مکرم مولوی عبد المؤمن صاحب مبلغ روڑکی کا تبادلہ کچھ عرصہ کے لئے اٹارسی مدھیہ پردیش ہوگیا ہے۔ لہذا احباب جماعت مولوی صاحب موصوف سے مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں:-

ایم عبد المؤمن احمدیہ مسلم مشنری (پرچارک)
رجب علی کی چال۔ بجرنگ پورہ - اٹارسی (مدھیہ پردیش)
BAJRANG PURA,
ATARSI (M.P.)

درخواست دُعا

محترم اللہ دتہ صاحب گنائی آج کل علیل ہیں۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ اور درازئ عمر کے لئے دعا فرماویں۔ انہوں نے بہ تفصیلِ ذیل درویش فنڈ و اعانتِ بدر کے لئے رقم ارسال کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماکر ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

	درویش فنڈ	اعانت بدر
منجانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضہ	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" والد مرحوم میاں کرم الٰہی صاحب چھورانوالی	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" والدہ مرحومہ حسن بی بی صاحبہ "	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰
" اہلیہ مرحومہ بیگم بی بی صاحبہ "	۱۰ - ۰۰	۱۰ - ۰۰

(خاکسار:- عبد القدیر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

درخواست دُعا

لنڈن کے محترم صدیق احمد صاحب پرویز نے دو صد روپیہ اور محترم مظفر احمد صاحب کھوکھر نے دو صد ایک روپیہ درویش فنڈ میں دیا ہے۔ احباب ہر دو کے لئے دُعا فرمائیں۔

(ملک صلاح الدین قائم مقام امیر مقامی قادیان)

قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۸۶ واں سالانہ جلسہ - بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

خدا تعالیٰ بھی اس کی اس صالح نیت کو نوازتا اور اس کی قدر کرتا ہے۔ خدائے قدوس پر اس حسنِ ظنّ اور اس کے فضلوں کی امید دل میں رکھتے ہوئے ہر ایسا مؤمن قادیان میں جلسہ کے چند ایام گزارنے کے لئے چلا آتا ہے۔

قادیان کے جلسہ میں شرکت کے ساتھ ہی ساتھ اگر آپ کے پاس پاسپورٹ ہے اور ویزہ بھی آپ نے بنوا لیا ہے تو ربوہ کے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت ممکن ہے۔ اس طرح حضرت امام ہمام سے ملاقات اور حضور کے رُوح پرور خطاب بالمشافہ سُننے اور ربوہ میں قادیان ہی کی طرح کے خاص دینی ماحول میں دن گزارنے اور دُعاؤں میں حصّہ لینے کا موقعہ ملتا ہے۔

اس لئے اس وقت، جبکہ جلسہ کے شروع ہونے میں کم وبیش ایک ماہ کی مدّت رہ گئی ہے آپ اس مبارک سفر کے لئے ابھی سے تیاری کریں۔ تا وقت سے قبل ہی جملہ انتظامات مکمل ہو جانے کے بعد آپ کو مبارک سفر کے لئے کوئی دقت نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیر وعافیت سے مرکزِ سلسلہ میں حاضر ہونے کی سعادت بخشے اور جلسہ کی برکات سے وافر حصّہ پانے کی توفیق دے۔

اللّٰھمّ آمین۔

عاجزانہ درخواست دُعا

میرے بیٹے عزیز عبد الرشید بدر کا فائینل ایم۔ بی۔ بی۔ ایس امتحان مورخہ ۱۵ نومبر سے شروع ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے نہایت عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت سے رکھے۔ خیریت سے امتحان دے اور دورانِ امتحان اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی نصرت وتائید اس کے شاملِ حال رہے۔ ربّ کریم اپنے خاص فضل سے عزیز کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

(خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
PHONES:-52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
چپل پروڈکٹس کانپور
مکنیا بازار ۴۲/۲۹

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمایئے
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS-600004.
PHONE:- 76360.

فہرست ملک

منظوری انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی تا ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۹ء منظوری دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو احسن رنگ میں خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

(۱) جماعت احمدیہ قادیان	مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد۔
(۲) " " شورت	" بشیر احمد صاحب راتھر۔
(۳) " " یاری پورہ	" میر عبد الحمید صاحب۔
(۴) " " کرولائی	" عبد الحکیم صاحب۔
(۵) " " کبیرا	" محمد عبد الخطیب صاحب۔
(۶) " " بریشہ	" محمد علی صاحب۔
(۷) " " چارکوٹ	" شریف احمد صاحب۔
(۸) " " بنگلہ	" حبیب الرحمن صاحب۔
(۹) " " سرینگر	" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب۔
(۱۰) " " آسنور	" محمد عبد اللہ صاحب نائک۔

نوٹ:- جن جماعتوں میں تاحال قائدین مجالس کے انتخاب عمل میں نہیں آئے وہ جلد انتخاب کروا کر بغرض منظوری مرکز میں ارسال فرمائیں۔

عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کے روز قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے۔ اس ارشاد گرامی کے مطابق احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں۔ اور جو دوست، یہ خواہش کرتے ہیں کہ اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقعہ پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنے سے جہاں ان بھائیوں کے ذمہ ایک فرض ادا ہو جاتا ہے وہاں قربانی کا گوشت قادیان میں مقیم درویشان کے استعمال میں آجاتا ہے۔

(۲) بیرونی ممالک سے بعض مخلصین جماعت نے امسال قادیان میں اُن کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قربانی کا انتظام کر دیئے جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے ایک جانور کی قیمت کا اندازہ دریافت کیا ہے۔ سو ایسے تمام مخلص احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط پورا کرنے والے جانور کی قیمت گیارہ پونڈ ہے۔ اور ڈالر والے کرنسی کے ممالک کم از کم بیس ڈالر ارسال فرمادیں۔ اسی حساب سے دوسرے ممالک کے احباب اپنے اپنے ملک کی کرنسی کا حساب لگائیں اور براہ مہربانی بر وقت اطلاع بھجوائیں۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان۔

جوبلی فنڈ (صد سالہ احمدیہ) } وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلص بھائیوں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے کر رکھے ہیں ان میں سے اکثر کے وعدے خدا کے فضل سے وصول ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے آمین۔

جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں ان کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ سے یاد دہانی کروائی جا چکی ہے کہ وہ اپنے وعدہ کے مطابق رقوم بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعت اسلام کے لئے قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان۔

ضروری اعلان بابت رشتہ ناطہ

جیسا کہ قبل ازیں اخبار بدر میں نظارت ہذا کی طرف سے اعلان شائع کیا جا چکا ہے کہ اب رشتہ ناطہ کا شعبہ نظارت تبلیغ و تربیت کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔ لہذا احباب جماعت آئندہ اس سلسلہ میں نظارت امور عامہ کی بجائے نظارت تبلیغ و تربیت کے ساتھ خط و کتابت کیا کریں۔

(۲) نیز جماعت ہائے احمدیہ بھارت میں جہاں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب نہیں ہوا ہے ایسی جملہ جماعتیں فوری طور پر اپنے ہاں سیکرٹری رشتہ ناطہ کا انتخاب کروا کر نظارت ہذا سے منظوری حاصل کر لیں۔

(۳) جملہ مرکزی مبلغین اور انسپکٹران بیت المال و تحریک جدید و وقف جدید احباب جماعت کو اس فیصلہ سے آگاہ کرتے ہوئے اس کے مطابق کارروائی کرنے کے لئے رہنمائی کریں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

اعلانات نکاح

(۱)

مورخہ ۲۹/۱۰/۷۷ بمقام بیچ بہاڑہ (کشمیر) محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے عزیزہ سیدہ فاطمہ سیفی بنت مکرم سید محمد شاہ صاحب سیفی کا نکاح مکرم نصیر الدین صاحب ولد خواجہ شمس الدین صاحب ساکن نرکہ پورہ (کشمیر) کے ساتھ بعوض حق مہر پانچ ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس عقد کو ہر جہت سے بابرکت فرمادے اور اس رشتہ کو جانبین کے لئے مسرتوں اور خوشیوں کا باعث بنادے۔

سیفی صاحب موصوف نے اس خوشی کے موقعہ پر اعانت بدر میں پانچ روپے ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۲)

مورخہ ۲۳ اکتوبر ۷۷ء بعد نماز مغرب احمدیہ جوبلی ہال حیدرآباد میں عزیزہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت مکرم محمد عبد الرؤف صاحب، کا نکاح مکرم محمود علی صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب وڈمان کے ساتھ بعوض مہر مبلغ گیارہ صد ۱۱۰۰/- روپے، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ نے پڑھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم محمد یوسف صاحب، وڈمان نے وقف جدید ۱۰/- روپے شکرانہ فنڈ ۱۰/- شادی فنڈ ۱۰/- اعانت بدر ۱۰/- کل مبلغ ۴۰/- روپے اور مکرم عبد الرؤف صاحب نے وقف جدید ۱۰/- شکرانہ فنڈ ۵/- شادی فنڈ ۱۰/- اعانت بدر ۵/- کل مبلغ ۳۰/- روپے ادا کئے۔ جزاہما اللہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

(خاکسار سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقف جدید)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ اب قریب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے چندہ جلسہ سالانہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے۔ اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونی ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بر وقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔

لہذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو، اُن کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف جلد توجہ کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان